Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵ / ۳۰ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ یکم احسان ۱۳۵۵ ہش ۔ یکم جون ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے ضروری ہے کہ خدا سے طاقت طلب کرتا رہے اسی کا نام استغفار ہے

جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے

"استغفار کا مسئلہ بھی قابلِ غور ہے عیسائیوں نے اپنی جہالت اور نادانی سے اس پاک اصول پر بھی نکتہ چینی کی ہے حالانکہ یہ انسان کی طبعی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔

جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں الحیّ اور القیّوم۔ الحیّ کے معنی ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ القیّوم خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ ہر ایک چیز کا ظاہری باطنی قیام اور زندگی انہیں دو صفات کے طفیل سے ہے پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں اِیَّاکَ نَعۡبُدُ ہے۔ اور القیّوم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جاوے اس کو اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔

حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے کہ اس نے پیدا کیا اور پھر پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا جیسے مثلاً معمار جس نے عمارت کو بنایا ہے اُس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے مگر انسان کو خدا کی ضرورت ہر حال میں لاحق رہتی ہے اس لئے ضروری ہوا کہ خدا سے طاقت طلب کرتے رہیں اور یہی استغفار ہے۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہ ہے۔ پھر اس کو وسیع کر کے اُن لوگوں کے لئے کیا گیا کہ جو گناہ کرتے ہیں کہ اُن کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھا جاوے لیکن اصل یہ ہے کہ انسانی کمزوریوں سے بچایا جاوے پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بے ادب دہریہ ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۱۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ یکم احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:

کل ضعف بہت زیادہ رہا اور بے چینی بھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

بتاریخ ۱۵ مئی ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے عزیز عرفان احمد خان (ابن محترم مسعود احمد خان صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ) حال مقیم مغربی جرمنی کا نکاح سات ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ رفعت سلمہا بنت مکرم عبدالوحید خان صاحب کراچی کے ہمراہ پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور ثمراتِ حسنہ کا باعث بنائے آمین۔

زمیندار احباب سے ضروری گذارش

زمیندار اصحاب سے گذارش ہے کہ گندم کی برداشت پر لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہماری فصلوں میں بے حد برکت ڈالے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم شہادت ۱۳۵۵ھش
یکم جون ۱۹۷۶ء

بہشت میں تبدیل ہونے والی آگ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دوسری مخلوق سے ممیز و ممتاز کرنے کے لئے اسے جو خاص امتیازات عطا کئے ہیں ان میں سے ایک عقل بھی ہے۔ اس کے ذریعہ وہ اچھے اور بُرے، کھرے اور کھوٹے نیز سُود مند اور مضرت رساں میں تمیز کر کے نقصان دہ اور مضرت رساں چیز سے مجتنب رہ سکتا اور سُود مند اور نفع رساں چیز کو اختیار کر سکتا ہے لیکن انسان کی ناشکری اور ناسپاسی کا یہ عالم ہے کہ بسا اوقات وہ عقل سے صحیح طور پر کام نہ لینے کی وجہ سے اچھی اور فائدہ مند چیز کو ترک کر کے بُری اور مضرت رساں چیز کی طرف لپکتا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ نقصان اُٹھانے کے باوجود اسے ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتا اور اسی کے ساتھ چمٹے رہنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان نقصان کا عادی ہو جائے تو پھر اُسے نقصان میں ہی مزہ آنے لگتا ہے۔ ایسا شخص نقصان کو نقصان سمجھتا ہی نہیں۔ اُس کی عقل پر پردہ پڑ جاتا ہے اور وہ اچھے اور بُرے، کھرے اور کھوٹے نیز سُود مند اور مضرت رساں میں تمیز کرنے کی اہلیت کھو بیٹھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ انسان جب ایک دفعہ غلط نظریات اور غلط عقائد پر جم جائے تو پھر اُس کی غلطی لاکھ اُس پر واضح کی جائے وہ اُن نظریات اور عقائد سے دستکش ہونے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ چند سلیم الفطرت انسانوں کے سوا اکثریت بالعموم ایسے لوگوں ہی کی ہوتی ہے جو غلط نظریات اور غلط عقائد میں ایک دفعہ پختہ ہونے کے بعد صحیح نظریات اور صحیح عقائد کی طرف عود کرنے میں ضد، ہٹ دھرمی اور تعصب کا مظاہرہ کرنے پر مصر رہتے ہیں۔ اگر انسان میں یہ کمزوری نہ ہوتی تو انبیاء علیہم السلام کو اشاعتِ حق کا فریضہ ادا کرنے میں کبھی مشکلات و مصائب کا سامنا نہ کرنا پڑتا اور اُن کی دعوت قبول کرنے والوں کو انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق نہ بننا پڑتا اور خدا تعالیٰ اپنی دائمی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی شریعت میں یہ نہ فرماتا یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ (یٰس آیت ۳۱) یعنی ہائے افسوس (انکار کی طرف مائل) بندوں پر جب کبھی بھی ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے وہ اس کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔

اسی لئے اشاعتِ حق کے ذریعہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کا کام ہنسی کھیل نہیں ہوتا۔ مامورین الٰہی اور ان کے متبعین کو لوگوں کو اُن کے خود ساختہ نظریات اور عقائد سے ہٹا کر صحیح نظریات اور صحیح عقائد کی طرف واپس لانے میں انتہائی صبر آزما حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ مظالم سہنے اور اذیتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ وہ خدا کی راہ میں یہ سب مصیبتیں، اذیتیں اور مظالم ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں اور اس راہ میں جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا قادر و توانا خدا اُن کے ساتھ ہے۔ اُسی کے حکم سے وہ لوگوں کو راہِ حق کی طرف دعوت دینے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں اور کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا کی مشیت پوری نہ ہو اور حق غالب نہ آئے۔ دُنیا انہیں دیوانہ کہتی ہے، طرح طرح کے دُکھ دیتی اور اذیتیں پہنچاتی ہے اور انسانیت سوز سلوک ان کے ساتھ روا رکھتی ہے لیکن پھر بھی ان کے ثباتِ قدم میں ذرہ بھر بھی لغزش نہیں آتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ انہیں اپنے قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا کی تائید و نصرت پر بھروسہ ہوتا ہے۔ دنیا انہیں جتنا زیادہ ستاتی اور دُکھ پہنچاتی ہے وہ اُتنا ہی زیادہ اپنے قادر و عزیز خدا کے حضور جھکتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے دل سے یہ دُعا نکل نکل کر عرشِ الٰہی تک پہنچتی ہے۔ أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ (یعنی دشمن نے مجھے مغلوب کر لیا ہے اے خدا تو میری مدد فرما) اور یہ کہ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ (یعنی مجھے تکلیف نے آپکڑا ہے اور اے خدا تُو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے)۔ جب وہ مضطر ہونے کی حالت میں اپنے قادر و عزیز خدا کو پکارتے ہیں تو وہ ضرور ان کی مدد کو پہنچتا ہے۔ وہ خدا کے حضور گڑگڑا رہے ہوتے ہیں اور ان کے کانوں میں ان کے مخالفین کی یہ تعلیاں پڑ رہی ہوتی ہیں نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ (یعنی ہم تعداد میں زیادہ ہیں اور غالب آکر رہیں گے) خدا تعالیٰ اس حال میں اپنے بندوں کی تضرعات کو قبول کر کے انہیں تسلی دیتا ہے فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ اللہ کی جماعت ہی غالب ہو کر رہنے والی ہے اس لئے فَإِنَّكُمْ غَالِبُونَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ یقیناً تم ہی غالب آؤ گے اور اگر تم مومن ہو تو اللہ ہی پر توکل کرو۔ وہ اپنے خدا پر توکل کرتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ وقت آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ کا نظارہ دکھا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں ضروری تھا کہ آپ کی اور آپ کے متبعین کی عالمی سطح پر مخالفت کی جاتی اور قومیں آپ کو اپنے مشن میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جاتیں اور جن خود ساختہ نظریات سے اقوامِ عالم کو پھیر کر حقیقی اسلام کی طرف لانے اور اس پر دائمی طور پر قائم کرنے کے لئے آپ آئے تھے ان نظریات پر جمی ہوئی قومیں انہیں ترک نہ کرنے اور اس طرح حقیقی اسلام کو قبول کرنے پر آمادہ نہ ہونے میں ضد، ہٹ دھرمی، تعصب اور انتہائی دشمنی کا مظاہرہ کرتیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان قوموں کی روش کے مطابق ان کی طرف سے یہی کچھ ظہور میں آیا اور ۸۷ سال کا زمانہ گزرنے اور اطراف و جوانبِ عالم میں آپ کی قائم کردہ جماعت کے پھیل جانے اور غلبۂ اسلام کی مستحکم بنیاد قائم ہو جانے کے باوجود مسلسل ظہور میں آرہا ہے اور اس وقت تک آتا رہے گا تا آنکہ اسلام پورے طور پر غالب نہ آجائے۔ اس صورتِ حال کے مقابلہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو وہی نصیحت فرمائی ہے جو تمام مامورینِ الٰہی ایسے حالات میں اپنی اپنی جماعتوں کو کرتے رہے تھے اور وہ یہ ہے کہ وہ ہر طرف سے منقطع ہو کر خدا تعالیٰ کے ہو کر زندگی بسر کریں اور خدا تعالیٰ پر توکل اور پورا بھروسہ رکھیں۔ وہ قادر و توانا خود ان مخالفتوں اور دشمنیوں کو کالعدم کر کے اسلام کو دنیا میں غالب کر دکھلائے گا اور انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کر کے رہے گا۔ مثال کے طور پر آپ نے فرمایا:-

"ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو، ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اُس کو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دُکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو، اور گالیاں سُنو اور شکر کرو، اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو ...... اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اگر تم جانتے تو تم پر کوئی دن ایسا نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسے کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بیخود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں ...... تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں ...... رحم کے لائق ہو تا تم پر رحم کیا جائے"

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ خلافت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۴)

خلافت حضرت مسیح موعودؑ غیر معین عرصہ تک چلیگی

"قرآن کریم میں جہاں خلافت کا ذکر ہے وہاں یہ بتایا گیا ہے کہ خلافت ایک انعام ہے پس جب تک کوئی قوم اس انعام کی مستحق رہتی ہے وہ انعام اسے ملتا رہے گا۔ پس جہاں تک مسئلہ اور قانون کا سوال ہے وہ صرف یہ ہے کہ ہر نبی کے بعد خلافت ہوتی ہے اور خلافت اس وقت تک چلتی چلی جاتی ہے جب تک کہ قوم خود ہی اپنے آپ کو خلافت کے انعام سے محروم نہ کردے لیکن اس اصل سے ہرگز یہ بات نہیں نکلتی کہ خلافت کا مٹ جانا لازمی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خلافت اب تک چلی آرہی ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ پوپ صحیح معنوں میں حضرت مسیح کا خلیفہ نہیں لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی تو مانتے ہیں کہ امت عیسوی بھی صحیح معنوں میں مسیح کی امت نہیں۔ پس جیسے کو تیسا تو ملا ہے مگر ملا ضرور ہے بلکہ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جیسے موسیٰ کے بعد ان کی خلافت عارضی رہی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیح موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائیگی"

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء ص۳)

"یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلیگی جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ اور اگر خدا نخواستہ بیچ میں کوئی وقفہ پڑے بھی تو وہ کوئی حقیقی وقفہ نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا ہی وقفہ ہوگا جیسے دریا بعض دفعہ زمین کے نیچے گھس جاتے ہیں اور پھر باہر نکل آتے ہیں کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرون اولیٰ میں ہوا وہ ان حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں تھا"

(الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۵۲ء ص۳)

"اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے جدوجہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی"

(خلافت حقہ اسلامیہ ص۱۳)

خلافت راشدہ اور موجودہ خلافت میں فرق

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی خلافت قائم ہوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی خلافت قائم ہوئی مگر ان دونوں خلافتوں میں ایک فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی اسلام کے تمام احکام عملی طور پر قائم ہوگئے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان احکام کے عملی صورت میں قائم ہونے کے لئے ایک لمبا عرصہ مقرر ہے پس گو پہلے خلفاء کے زمانہ میں بھی اگر کوئی تفرقہ کرتا تو وہ شدید گناہ کا مرتکب ہوتا مگر عملی صورت میں یقیناً اسلامی احکام کو نقصان نہ پہنچ سکتا کیونکہ اسلامی تعلیم قائم ہو چکی تھی۔ اسے جو بھی نقصان اور ضعف پہنچتا وہ سیاسی ہوتا۔ لیکن آج اگر کوئی شخص تفرقہ پیدا کرتا اور جماعت کی وحدت کو تباہ کرنے کے درپے ہوتا ہے تو وہ صرف تفرقہ پیدا نہیں کرتا بلکہ اسلام کو ضعف پہنچاتا اور اس کی ترقی میں زبردست روک بنتا ہے"

(الفضل یکم اگست ۱۹۳۷ء ص۱۰)

انتخاب خلافت

"سلسلہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد شروع ہوا اور خلافت ثانیہ کا متعدد بار ...

اگر جماعت احمدیہ میں ایمان بالخلافت قائم رہا اور وہ اس کو قائم رکھنے کے لئے صحیح رنگ میں جدوجہد کرتی رہی تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ دور لمبا ہوتا چلا جائے گا۔ مگر جماعت احمدیہ کو ایک خاص اشارہ جو اس آیت استخلاف میں نازل کیا گیا ہے کبھی نہ بھولنا چاہیئے اور وہ اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جس طرح ہم نے پہلوں کو خلیفہ بنایا اسی طرح تمہیں خلیفہ بنائیں گے یعنی خلافت کو ممتد کرنے کے لئے پہلوں کے طریق انتخاب کو مدنظر رکھو اور پہلی قوموں میں سے یہودیوں کے علاوہ ایک عیسائی قوم بھی تھی جس میں خلافت .... بادشاہت کے ذریعہ سے نہیں آئی بلکہ اس کے اندر خالص دینی خلافت تھی پس کما استخلف الذین من قبلھم میں پہلوں کے طریق انتخاب کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام بھی اس کی تصدیق کرتا ہے آپ کا الہام ہے "کلیسیا کی طاقت کا نسخہ"

(تذکرہ صفحہ [illegible])

یعنی کلیسیا کی طاقت کی ایک خاص وجہ ہے اس کو یاد رکھو گویا قرآن کریم نے کما استخلف الذین من قبلھم کے الفاظ میں جس نسخہ کا ذکر کیا تھا الہام میں اسی کی طرف اشارہ کردیا گیا اور بتایا گیا کہ جس طرح وہ لوگ اپنا خلیفہ منتخب کرتے ہیں اسی طرح یا اس کے قریب قریب تم بھی اپنے لئے خلافت کے انتخاب کا طریقہ ایجاد کرو چنانچہ اسی طریق سے قریباً انیس سو سال سے عیسائیوں کی خلافت محفوظ چلی آتی تھی عیسائیت کے خراب ہونے کی وجہ سے بیشک انہیں وہ نور حاصل نہیں ہوتا جو پہلے زمانوں میں حاصل ہوا کرتا تھا مگر جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم کے مطابق اس قانون کو ڈھال کر اپنی خلافت کو سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال تک محفوظ کر سکتی ہے چنانچہ اسی کے مطابق میں نے آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق ایک قانون بنا دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ ایمان بالخلافت پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جدوجہد کرتی رہی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک یہ سلسلہ خلافت قائم رہے گا اور کوئی شیطان اس میں رخنہ اندازی نہیں کر سکے گا"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۳۹۰)

"(لا شرقیۃ ولا غربیۃ) میں اس طرف بھی اشارہ فرمایا کہ انتخاب خلافت میں مشرق و مغرب کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ مسلمانوں میں سے جو شخص لائق ہو اس کو خلیفہ بنانا چاہیئے"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول صفحہ [illegible])

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت

"جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی حیثیت دنیا کے تمام بادشاہوں اور شہنشاہوں سے زیادہ ہے اور وہ آسمانی ... رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نمائندہ ہے" (الفضل ۲۷ اگست ۱۹۳۷ء)

قیام خلافت کے لئے دعا

"جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے تم دعاؤں میں لگے رہو تاکہ قدرت ثانیہ کا پے درپے تم میں ظہور ہوتا رہے۔ تم ان ناکاموں اور نامرادوں اور بے عملوں کی طرح مت بنو جنہوں نے خلافت کو رد کر دیا بلکہ تم ہر وقت ان دعاؤں میں مشغول رہو کہ خدا قدرت ثانیہ کے مظاہر تم میں ہمیشہ کھڑے کرتا رہے تاکہ اس کا دین مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائے اور شیطان اس میں رخنہ اندازی کرنے سے ہمیشہ کے لئے مایوس ہو جائے"

"ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مشغول رہو اور اس امر کو اچھی طرح یاد رکھو کہ جب تک تم میں خلافت رہے گی دنیا کی کوئی قوم تم پر غالب نہیں آسکے گی اور ہر میدان میں تم مظفر و منصور رہو گے۔ کیونکہ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اس نے ان الفاظ میں کیا کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

مگر اس بات کو بھی یاد رکھو کہ

مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

خدا تمہارے ساتھ ہو اور ابدالآباد تک تم اسی کی برگزیدہ جماعت رہو"

(خلافت راشدہ صفحہ ۲۶۹ تا ۲۷۰)

مرکز میں مکان بنانا دنیا نہیں بلکہ دین ہے

(مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے ایل انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں اسلام اور احمدیت کی ترقی و اشاعت کے لئے قربانیاں پیش کرنے کے لئے احباب جماعت میں تحریک جدید کا اعلان فرمایا جس کے ذریعہ احباب جماعت کے سامنے چند مطالبات پیش فرمائے جن میں سے ایک مطالبہ مرکز میں مکان بنانے کا تھا۔ احباب کو اس مطالبہ کے پورا کرنے کے لئے توجہ دلانے کے لئے ذیل میں چند امور پیش کئے جاتے ہیں:۔

واضح ہے کہ جملہ مخلوقات عالم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فطری طور پر یہ خواہش ودیعت فرمائی گئی ہے کہ وہ اپنی رہائش اور اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق گھر بناتی ہے۔ بنی نوع انسان اسی غرض کے تحت اپنی حیثیت کے مطابق مکان تعمیر کرتے ہیں۔ لوگ عام طور پر مکان ایسی جگہوں پر تعمیر کرتے ہیں۔ جہاں ان کو روزگار میسر آرہا ہو یا ان کے اعزہ و اقارب جہاں آباد ہوں۔ یا صاحب ثروت لوگ ایسی جگہوں پر مکان بنانے کی کوشش کرتے ہیں جہاں صنعت و تجارت کے مراکز ہوں اور دیگر دنیاوی آسائشیں بآسانی میسر آسکتی ہوں اور دنیاوی منفعت بھی حاصل ہو سکے۔

اس کے مقابل پر جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوتے ہیں وہ اپنے مرکز میں رہائش رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں اور ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ مرکز میں ہی اپنے مکان تعمیر کریں کیونکہ مرکز میں مکان تعمیر کرنے سے نہ صرف اپنی اور اپنے بال بچوں کی رہائش کی سہولت میسر آتی ہے بلکہ دینی لحاظ سے بھی مرکز میں مکان بنانے کے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:۔

اول:۔ مرکز سلسلہ میں مکان تعمیر کرنا اسلئے دین ہے کہ مرکز میں رہائش رکھنے والے مامورین اور ان کے خلفاء کے اول المخاطبین (سب سے پہلے مخاطب) ہوتے ہیں۔ مامورین و خلفاء کی طرف سے اپنے متبعین کے جو بھی دینی اور جانی و مالی قربانی کی تحریک جتنی مرکز سلسلہ میں رہنے والوں کو ان تحریکات میں حصہ لینے اور ان ارشادات کو سب سے پہلے پورا کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے اور وہ السابقون الاولون کا درجہ پاتے ہیں۔

دوم:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ کو مرکز اسلام بنایا تو جن مسلمانوں (انصار) کے مکانات مدینہ میں تھے انہوں نے اپنے مہاجر بھائیوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر عظیم کے مستحق ہوئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں یاد فرمایا ہے:۔

وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ (انفال ۷۵)

یعنی جنہوں نے ہجرت کرنیوالوں کو اپنے گھروں میں جگہ دی ہے وہی سچے مومن ہیں۔ انکو گناہوں کی معافی حاصل ہوگی اور معزز رزق ملے گا

پس مرکز میں اگر مکانات کی تعمیر ہوگی تو مصیبت کے وقت جماعت کے احباب کو سر چھپانے کے لئے جگہ مل سکے گی چنانچہ ۱۹۴۷ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد رونما ہونے والے فسادات کے ایام میں نہ صرف احمدی بلکہ اس علاقہ کے عام مسلمان بھی ہزاروں کی تعداد میں احمدیوں کے مکانوں میں پناہ گزیں ہوئے پھر پاکستان کے قیام کے بعد پاک و ہند کی ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی جنگوں میں متاثرہ علاقہ جات کے احمدی احباب مرکز سلسلہ ربوہ میں ہی اپنے بھائیوں کے مکانات میں ٹھہرے۔ اس طرح ۱۹۷۴ء کے پرفتن ایام میں ہزاروں دکھی اور مظلوم بھائی مرکز سلسلہ میں ہی آنے پر مجبور ہوئے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرکز سلسلہ میں مکان تعمیر کرنا دین ہی دین ہے۔

سوم:۔ مرکز سلسلہ میں رہنے والوں کو صحبت صالحین حاصل ہوتی ہے نئی نسل بزرگوں کی صحبت سے فائدہ اٹھاتی ہے نیکی تقویٰ، اخلاص اور مالی و جانی قربانی کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے کی لگن ان میں پیدا ہوتی ہے۔ والدین کے لئے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بہترین مواقع میسر آتے ہیں اور نئی نسل صالحین و عابدین کی صحبت میں رہ کر سوسائٹی کے ہر قسم کے بداثرات سے محفوظ رہتی ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کونوا مع الصادقین (توبہ ۱۱۹) کی تعمیل بھی ہو جاتی ہے۔

چہارم:۔ مرکز سلسلہ اپنے پاک و صاف پُرامن و پُرسکون ماحول کے لحاظ سے ایک مثالی بستی ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:۔

بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُورٌ (سبا ۱۶)

ایسی بستی میں بسنے والے ہر قسم کے مصائب و آلام سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے:۔ انی احافظ کل من فی الدار یعنی جو شخص اخلاص اور حسن نیت و عمل سے اس شہر میں رہائش رکھے گا اس کی ہر قسم کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے نیز مرکز کے وقت کی دعا رب اجعل ہذا بلدا آمنا (البقرہ ۱۲۶) کی قبولیت کے باعث اس میں رہنے والے ہر قسم کے مصائب و آفات سے عافیت میں رہتے ہیں۔ اور مزید یہ کہ زیادہ دینی خدمات کا موقعہ پاتے ہیں۔

پنجم:۔ مرکز سلسلہ میں تعمیر مکان سے جماعت کے افراد کی باہمی الفت اور محبت بڑھتی ہے اور باوجودیکہ وہ مختلف کنبوں اور قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں لیکن وہ بھائی بھائی بن کر رہتے ہیں اور ان کی سابقہ عداوتیں اور کدورتیں دلوں سے دھل جاتی ہیں اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا ان پر صادق آتی ہے اور ذات پات کی بڑائی اور کبر و غرور سب ختم ہو جاتا ہے اور سب حقیقی بھائیوں کی طرح مل جل کر رہتے ہیں ایک دوسرے کے دکھ اور درد میں حقیقی طور پر شریک ہوتے ہیں اور اس طرح ایک حسین معاشرہ قائم کرتے ہیں۔

ششم:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام

یاتون من کل فج عمیق

(تذکرہ ۲۹۷)

کی صداقت کے ظہور میں اطراف عالم سے لوگ مرکز سلسلہ میں آ رہے ہیں۔ جو لوگ مکان تعمیر کر کے رہائش رکھتے ہیں ان کو نہ صرف ان سے ملاقات ہوتی ہے بلکہ ان کی میزبانی کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے جو کہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

ہفتم:۔ مرکز میں مکان تعمیر کرنا مرکز کی تشیید اور مضبوطی اور افراد جماعت میں اعلیٰ تنظیم و ضبط پیدا کرنے کا موجب ہوگا ہر مکان جو مرکز میں بنتا ہے وہ احمدیت کو مضبوط کر دیتا ہے مرکز میں مکان تعمیر کرنے والے صرف اپنی جائیداد ہی نہیں بناتے بلکہ اسکے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کی جائیداد بھی بڑھتی ہے۔ ہر اینٹ جو مرکز سلسلہ میں تعمیر ہونے والے مکان میں لگائی جائیگی اس مکان کو ہی نہیں بلکہ سلسلہ اور اسلام کو بھی مضبوط کرتی ہے جب مرکز مضبوط ہوگا تو قدرتی طور پر جماعت کا رعب بڑھیگا اور معاندین اور فتنہ پرداز اپنے شر سے باز رہ سکیں گے

ہشتم:۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بار بار الہام ہوا وسع مکانک (تذکرہ) یعنی اپنے مکان کو بڑھاؤ اور مزید برآں یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی ۱۹۷۳ء کے پرفتن ایام میں یہی الہام ہوا وسع مکانک۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ہی مخاطب نہیں بلکہ ساری جماعت مخاطب ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے اس الہام کی تشریح فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہی نہیں بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو اگر تم دشمنوں کے حملوں اور ابتلاؤں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بنانے چلے جاؤ "وسع مکانک" کا الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی اور اس میں یہ بتایا گیا تھا کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئے گی اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور اس التجا کے ساتھ جھکیں گے کہ الٰہی! ہم کیا کریں تو ہماری طرف سے انہیں کہا جائیگا کہ وسع مکانک اپنے مکان کو اور وسیع کرلو اور زیادہ مرکز کو مضبوط کرو اس پیشگوئی کا پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے"!

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۲۶۲ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(باقی ص ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۵۶

میں بدر النساء زوجہ محمد خان صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت مارچ سنہ ۱۹۷۶ء ساکن چک 24/10-R ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے ۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بدر النساء زوجہ محمد خان صاحب چک 24/10-R ڈاکخانہ کچا کھوہ ضلع ملتان۔
گواہ شد۔ محمد خان (خاوند موصیہ) چک 24/10-R ضلع ملتان۔
گواہ شد۔ ذکاء اللہ قریشی ولد قریشی محمد اشرف صاحب کوارٹر دار الضیافت ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۵۷

میں نصرت جہاں بیگم بنت چوہدری غلام حسین صاحب قوم ودھن پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ۔ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں بیگم بنت غلام حسین صاحب ۲۔لطیف دار الصدر غربی ربوہ۔
گواہ شد۔ افتخار احمد شاہد (برادر موصیہ) ربوہ۔
گواہ شد۔ چوہدری غلام حسین (والد موصیہ) ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۵۵۸

میں سکینہ بیگم بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن کھوکھر ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر ۳۲/- روپے
۲۔ نقد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ سکینہ بیگم بیوہ عبدالحق صاحب مرحوم ساکن کھوکھر ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ تحصیل نارووال۔
گواہ شد۔ نصر اللہ خان۔ وصیت ۲۰۳۲۷
گواہ شد۔ خواجہ صفی الدین قمر انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

چندہ سالانہ اجتماع انصار اللہ کی نئی شرح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ کی مجلس شوریٰ کی سفارش کو منظور فرماتے ہوئے چندہ سالانہ اجتماع کی درج ذیل شرح منظور فرمائی ہے:۔
"ماہوار آمد کا ۱/۲ فیصد سالانہ بشرطیکہ ۱۲/- روپے سالانہ سے کم نہ ہو۔"
زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ چندہ سالانہ اجتماع نئی شرح سے وصول کریں۔
(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ محترم حکیم محمد عبدالعزیز صاحب گولبازار ربوہ بعارضہ شدید کمر درد اور اعصابی کمزوری بیمار ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے میں سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔
۲۔ مکرم عبدالباری صاحب قیوم معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ جناح سنٹرل ہسپتال کراچی میں زیر علاج رہے۔ اب ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آچکے ہیں لیکن بیماری کا اثر ابھی باقی ہے اور کمزوری اور نقاہت باقی ہے۔
۳۔ مکرم محمد صدیق صاحب B/751 جی ٹی روڈ نزد ریلوے کالونی لاہور عرصہ دو سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔
۴۔ مکرم چوہدری شیخ محمد صاحب نمبردار رلیوہ کے ضلع سیالکوٹ کی آنکھوں کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔
۵۔ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بھڈال ضلع سیالکوٹ کے بھتیجے عزیز ضیاء الدین چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سب مریضوں کی کامل و عاجل شفا کے لئے دعا فرمائیں۔

مرکز میں مکان بنانا دنیا نہیں دین ہے

(بقیہ صفحہ ۴)

پس جماعت کے وہ دوست جنہوں نے مرکز سلسلہ ربوہ میں زمین خرید رکھی ہے اور ابھی تک مکان تعمیر نہیں کر سکے وہ توجہ فرماویں اور مرکز میں مکان تعمیر کر کے اس پیشگوئی کو پورا کرنے کی سعی فرماویں۔ تاکہ وہ خود بھی مرکز کی برکات سے بہرہ ور ہو سکیں اور مرکز کی مضبوطی کا باعث بھی ہوں جو عین دین ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توفیق عطا فرمادے اور مرکز سلسلہ میں مکانات کی تعمیر میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچا دے اور جو احباب مرکز میں مکان تعمیر کر چکے ہیں ان کو اور ان کے اہل و عیال کو مرکز کی برکات سے زیادہ سے زیادہ حصہ عطا فرما دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنا دے۔ اللّٰھم آمین۔

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی پلاٹ ۹۰x۳۰ واقع متصل ہوٹل اسلام آباد G/6/2 مارکیٹ کے بالکل قریب مشتمل بہ ۵ بیڈ روم۔ ۴ ملحقہ باتھ روم۔ ڈرائنگ روم/ڈائننگ روم (DRAWING/DINING ROOMS) دو عدد ٹیلی فون ۴۰ چھت کے پنکھے نئے لگے ہوئے۔ خالی، قبضہ اور رجسٹری کے ساتھ فوری طور پر قابل فروخت ہے۔ جو دوست اس جائیداد کو خریدنا پسند فرمائیں فون ۲۲۰۶۶ اسلام آباد سے رابطہ قائم کریں یا اس پتہ پر خط و کتابت کریں:۔

SHEIKH ABDUL LATIF KHAN
BENGLOW No. 23,
STREET No. 38
SECTOR G/6/2
ISLAMABAD

قائدین کرام اطفال و خدام کے حل شدہ پرچہ جات جلد مرکز میں ارسال کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہورِ مہدی اور نزولِ عیسیٰؑ پر ایمان واجب ہے

حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک

السید علامہ صدر الدین صدر صاحب نے اپنی کتاب "المہدی" (ناشر کتاب فروشی اسلامیہ تہران) کے ص۱۹ پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بایں الفاظ نقل کی ہے:۔

"از جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما از رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ روایت کردہ کہ فرمود: کسیکہ خروج مہدی را انکار نماید حقاً کافر شدہ بآنچہ کہ بحضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ نازل شدہ، و کسیکہ منکر نازل شدن عیسیٰ شود۔ حقاً کافر شدہ۔ کسیکہ منکرِ خروجِ دجال شود حقاً کہ کافر شدہ۔"

(کتاب "المہدی" از السید علامہ صدر الدین صدر ناشر کتابفروشی اسلامیہ تہران ۱۹۶۶ء / ص۱۹)

(ترجمہ)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ظہورِ مہدی کا انکار کیا وہ یقیناً کافر ہوا، اُس (امر) کا جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل ہوا (اسی طرح) جو نزولِ عیسیٰ اور خروجِ دجال کا منکر ہوا وہ (بھی) یقیناً کافر ہوا۔

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ یکم اپریل ۱۹۷۱ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں میرے بیٹے ڈاکٹر سید محمود حبیب اللہ کا نکاح عزیزہ طاہرہ قدسیہ بنت خان عبد الستار خان صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا کے ہمراہ بعوض دس ہزار روپیہ مہر پڑھا اور ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور پُر نور نے اجتماعی دعا فرمائی۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہترین کرے اور ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔

بیگم ڈاکٹر سید حبیب اللہ صاحب ترکی (مرحوم)
ترکی ڈینٹل کلینک سرگودھا

تقریب شادی

۲۵ اپریل ۱۹۷۱ء کو مکرم مرزا محمد ایوب صاحب ابن مکرم مرزا محمد حنیف صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ تقریب رخصتانہ پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم مرزا محمد ایوب صاحب کی شادی امۃ اللطیف صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید صاحب بٹ سے طے پائی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(انور پاشا بٹ دار الرحمت وسطی ربوہ)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

جن مجالس انصار اللہ نے ابھی تک صفِ اول و صفِ دوم کے انصار کی تعداد سے دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو مطلع نہیں فرمایا اُن سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مکمل کوائف سے دفتر کو اطلاع دیں تاکہ ریکارڈ مکمل ہو سکے۔

(نائب صدر صفِ دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

عشرہ وقفِ جدید

خدا تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید ۱۸ سال سے رشد و اصلاح اور تعلیم و تربیت کا کام بصورت احسن سرانجام دے رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں جماعتوں نے وقفِ جدید سے استفادہ کیا اور ہزارہا احمدی بچوں اور بچیوں اور نوجوانوں کی دینی تربیت کی گئی۔

ضروری ہے کہ ہر سال اس عظیم الشان تحریک کے اغراض و مقاصد احباب جماعت کے سامنے بیان کئے جائیں تاکہ وہ روز افزوں شوق کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیں۔ اس غرض سے ضلعی امراء صاحبان، مقامی جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ ۲۹ مئی سے ۷ جون تک عشرہ وقفِ جدید منائیں۔ اور اس عشرہ میں مجلس مشاورت کی سفارشات کی روشنی میں حصولِ وعدہ جات کی تکمیل اور زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید اس عشرہ کی مساعی جمیلہ اور اس کے نیک نتائج کی رپورٹ دفتر وقفِ جدید کو ارسال فرمائیں۔

خدا تعالیٰ احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

اداریہ — (بقیہ)

اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اس میں اپنے محبوب کے لئے جلیں گے۔ پھر وہ اپنے تئیں آگ میں ڈال دیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔" (کشتی نوح)

غلبۂ اسلام کی راہ میں پیش آنے والی یہی وہ آگ ہے جس میں فی زمانہ ہم نے اپنے آپ کو ڈالا ہے۔ دنیا ہمارے جل کر بھسم ہونے کی منتظر ہے لیکن خدا تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے اس آگ کو بہشت میں تبدیل کرتا آ رہا ہے۔ اور وہ بہشت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مخالفتوں، دکھوں، مصیبتوں اور ہم پر توڑے جانے والے انواع و اقسام کے مظالم کو ہماری کامیابی کا ذریعہ بناتا چلا آ رہا ہے اور ہم غلبۂ اسلام کی منزل سے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

نادر موقع!

ایک عدد نیو ایئر کنڈیشن اور نیو ریفریجریٹر قابلِ فروخت ہے
خواہشمند حضرات
گلستان الیکٹرک اینڈ ریڈیو سروس
رحمت بازار ربوہ سے
(اور)
فضل الٰہی طاہر دار الصدر غربی حلقہ مسجد لطیف سے رجوع فرمائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴